شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا تعاقب

سنن ابوداود کے راوی
ولید بن زروان الرقی السلمی رحمہ اللہ کا دفاع

17

از قلم:
حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/ عفا اللہ عنہ

ناشر
البلاغ اسلامک سینٹر

الحمد للہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، أما بعد:

محترم قارئین! شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ سنن ابوداود کی ایک حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ولید بن زوران (زوران) مجہول الحال ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ”الثقات: 7/550“ میں ذکر کیا ہے۔

حافظ ابن قطان فاسی اور حافظ ابن حجر رحمہما اللہ نے مجہول الحال کہا ہے۔

(بیان الوھم والإیھام: 17/5، التلخیص الحبیر: 274/1)“۔

دیکھیں: (فتاوی امن پوری، قسط: 450، ص: 7)

راقم کہتا ہے کہ:

❁ ولید الرقی السلمی رحمہ اللہ مجہول الحال نہیں بلکہ ثقہ راوی ہیں۔

شیخ امن پوری حفظہ اللہ سے میں نے کئی بار التجا کی ہے کہ کسی راوی پر حکم لگانے سے پہلے ائمہ کرام کے اقوال کا دراسہ کر لیجیے اور اپنے سے پہلے علمائے کرام کی تحقیقات کو پڑھ لیجیے لیکن پتہ نہیں کیوں شیخ میری التجا کو قبول نہیں کرتے۔ اللہ شیخ کو اپنی اصلاح کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خیر! ولید السلمی ثقہ راوی ہیں کیونکہ موصوف سے ثقہ راویوں کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

دیکھیں: (تہذیب الکمال للمزی بتحقیق بشار عواد: 12/31، ت: 6704)

اور ائمہ کرام کی ایک جماعت نے آپ کی توثیق کی ہے۔

چند ائمہ کرام کے اقوال پیش خدمت ہیں:

❁ امام ابوحاتم محمد بن حبان البستی، المعروف بابن حبان رحمہ اللہ (المتوفی: 354ھ):

آپ نے موصوف کو اپنی کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔

دیکھیں: (الثقات بتحقیق مجموعۃ من العلماء: 550/7، ت: 11422)

❁ امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ (المتوفی: 458ھ):

آپ رحمہ اللہ ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

”و كذلك رواه ميمون بن مهران، عن يزيد بن الأصم، عن ميمونة موصولاً، وإن كان جعفر بن برقان رواه عن ميمون مرسلاً، فقد رواه حبيب بن الشهيد وهو أوثق من جعفر بن برقان ومعه الوليد بن زروان كلاهما عن ميمون بن مهران موصولاً، ومع روايتهما عن ميمون رواية أبي فزارة عن يزيد موصولاً، وكل - بحمد الله - ثقة، فلا معنى للطعن في رواية الثقات“.

”اسی طرح اِس حدیث کو میمون بن مہران نے یزید بن اصم، عن میمونہ کے طریق سے موصولاً روایت کیا ہے۔ گرچہ جعفر بن برقان نے اِس حدیث کو میمون سے مرسلاً روایت کیا ہے لیکن حبیب بن شہید جو کہ جعفر بن برقان سے زیادہ اوثق ہیں اور حبیب کے ساتھ ولید بن زروان دونوں نے میمون بن مہران سے موصولاً روایت کیا اور اِن دونوں کی روایت کے ساتھ ساتھ ابوفزارہ کی روایت بھی یزید کے طریق سے موصولاً ہے اور الحمد للہ یہ سب (یعنی حبیب بن شہید، ولید بن زوران اور ابوفزارہ راشد بن کیسان) ثقہ ہیں لہذا ثقات کی روایت میں طعن بے معنی ہے“۔

(معرفۃ السنن والآثار بتحقیق سید کسروي حسن: 4/36-37، تحت الحدیث: 2887)

❁ امام ضیاء الدین محمد بن عبدالواحد المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی:643ھ):

آپ نے اپنی صحیح میں موصوف کی ایک منفرد حدیث کو جگہ دی ہے جو اِس بات کی دلیل ہے کہ موصوف آپ کے نزدیک ثقہ ہیں۔

دیکھیں: (الأحاديث المختارة بتحقيق الدكتور عبد الملك: 260/7، ح:2708 وتهذيب التهذيب لابن حجر: 49/7)

مزید اقوال کے لیے دیکھیں، راقم کا مضمون: "ولید بن زروان السلمی رحمہ اللہ جرح وتعدیل کے میزان پر"۔

❁ ولید السلمی رحمہ اللہ کی بابت امام ابن القطان اور امام ابن حجر رحمہما اللہ کا قول نا قابل التفات اور نا قابل احتجاج ہے۔

دونوں ائمہ کرام کے اقوال اور ان کے جواب پیش خدمت ہیں:

❁ امام علی بن محمد الفاسی، المعروف بابن القطان رحمہ اللہ (المتوفی:628ھ) فرماتے ہیں:

"والوليد هَذَا مَجْهُول الْحَال، وَلَا يعرف بِغَيْر هَذَا الحَدِيث".

"یہ ولید مجہول الحال ہیں اور یہ صرف اسی حدیث کے ذریعے پہچانے جاتے ہے"۔

(بيان الوهم والإيهام في كتاب الأحكام بتحقيق الحسين آيت: 17/5)

راقم کہتا ہے کہ:

❁ علامہ ابن قطان رحمہ اللہ سے پہلے امام ابن حبان اور امام بیہقی نے ولید الرقی کی توثیق کی ہے لہذا آپ مجہول الحال نہیں ہیں۔

❁ علامہ ابن قطان رحمہ اللہ نے ولید السلمی کو مجہول الحال اِس لیے قرار دیا کیونکہ آپ سے ثقہ راویوں کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور آپ کو کوئی توثیق نہیں مل سکی۔ اگر آپ کو امام بیہقی کی توثیق ملی ہوتی تو بلاشبہ آپ مجہول الحال قرار نہیں دیتے۔ واللہ اعلم۔

❁ امام احمد بن علی، المعروف بابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (المتوفی:852ھ):

"وهو مجهول الحال"۔ "یہ مجہول الحال ہیں"۔

(التلخيص الحبير بتحقيق الدكتور محمد الثاني: 223/1)

راقم کہتا ہے کہ:

❁ حافظ رحمہ اللہ سے پہلے امام ابن حبان اور امام بیہقی وغیرہ نے ولید الرقی کی توثیق کر دی ہے لہذا آپ مجہول الحال نہیں ہیں۔

❁ حافظ رحمہ اللہ کو امام بیہقی رحمہ اللہ کی توثیق کا علم نہیں ہو سکا۔ ورنہ آپ کا حکم کچھ اور ہوتا۔

❁ آپ اپنی ایک دوسری کتاب میں ولید السلمی کی ایک منفرد حدیث کی بابت فرماتے ہیں:

"أخرجه أبو داود، وإسناده حسن لأن الوليد وثقه ابن حبان، ولم يضعفه أحد".

"امام ابوداود نے اِس کی تخریج کی ہے اور اس کی سند حسن ہے کیونکہ ولید کی امام ابن حبان نے توثیق کی ہے اور کسی نے ضعیف قرار نہیں دیا"۔

(النكت على كتاب ابن الصلاح بتحقيق ربيع بن هادي: 423/1)

خلاصہ یہ ہے کہ امام ابن حبان البستی اور امام بیہقی رحمہما اللہ کی توثیق کی موجودگی میں امام ابن قطان اور امام ابن حجر رحمہما اللہ کا ولید الرقی کو مجہول الحال قرار دینا، بلاشبہ درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

مزید اقوالِ جارحین اور ان کے جوابات کے لیے دیکھیں، راقم کا مضمون: "ولید بن زروان السلمی رحمہ اللہ جرح وتعدیل کے میزان پر"۔

استاذ اور شاگرد :

شیخ امن پوری حفظہ اللہ کے شاگرد حافظ محمد طاہر حفظہ اللہ نے ولید السلمی رحمہ اللہ کی ایک منفرد حدیث کو حسن قرار دیا، پھر ولید السلمی کی بابت امام ابن حبان اور امام بیہقی رحمہ اللہ کی توثیق پیش کی، پھر امام نووی رحمہ اللہ کا حکم پیش کیا۔

دیکھیں: (وضو میں داڑھی کا خلال، ص:2)

راقم کہتا ہے کہ:

- فتاوی امن پوری، قسط 450 کی اشاعت سے تقریباً چار سال پہلے ہی حافظ محمد طاہر حفظہ اللہ کا مضمون منظر عام پر آ چکا تھا۔
- شیخ امن پوری حفظہ اللہ، اگر اپنے شاگرد کی اس تحقیق کو جانتے تھے اور متفق نہیں تھے تو آپ کو اپنے شاگرد کی اصلاح کرنی چاہیے تھی، فرداً اور تحریراً دونوں طرح سے۔ فرداً اصلاح کرنے سے موصوف کی اصلاح ہو جاتی اور تحریر کے ذریعے قارئین کی اصلاح ہو جاتی بطور خاص جن احباب نے حافظ طاہر صاحب کا مضمون پڑھا تھا۔
- جب کسی استاذ سے کوئی غلطی ہو جائے اور شاگرد کو اس کا علم ہو تو شاگرد کو پیار محبت اور ادب و احترام کے ساتھ اپنے شیخ سے گفتگو کرنی چاہیے اور ان کی غلطی پر ان کو متنبہ کرنا چاہیے اور شاگرد کی بات حق ہو تو استاذ کو اپنے شاگرد کی بات قبول کرنی چاہیے۔ شاگرد کو اپنے شیخ کی محبت میں اندھا اور بہرا نہیں بننا چاہیے اور استاذ کو حق کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔ واللہ ولی التوفیق.
- میرے علم کی حد تک شیخ حفظہ اللہ نے ابھی تک اپنے اس فتوے سے رجوع نہیں کیا ہے۔ واللہ اعلم۔
- حافظ محمد طاہر حفظہ اللہ نے ولید السلمی کی حدیث کی سند کو حسن کیوں کہا، اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی جبکہ ولید السلمی رحمہ اللہ ثقہ راوی ہیں نا کہ صدوق۔ میرے علم کی حد تک موصوف کو ثقہ کے درجے سے اتار کر صدوق کے درجے میں رکھنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

خلاصۃ التحقیق :

ولید الرقی السلمی رحمہ اللہ مجہول الحال نہیں، ثقہ راوی ہیں لہذا شیخ غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا ولید الرقی کو "مجہول الحال" قرار دینا بلاشبہ مردود اور باطل ہے۔ اللہ اچھی طرح تحقیق کرنے، رجوع کرنے اور حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین یا رب العالمین.

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین.

حافظ اکبر علی اختر علی سلفی/عفا اللہ عنہ

صدر البلاغ اسلامک سینٹر

05-جمادی الاولی-1445ھ

20-نومبر-2023ء